ABC Certified
Weekly MASAEL Quetta
مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے
ہفت روزہ مسائل کوئٹہ
ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران
ڈپٹی ایڈیٹر غضنفر محمد کھیتران
masaelqta@gmail.com
03136823946
جلد نمبر 24 | یکم تا 7 جنوری 2021ء | قیمت 15 روپے | شمارہ نمبر 01

دہشتگردوں اور ان کے سہولت کاروں کو ہر قیمت پر شکست دینگے آرمی چیف

کورکمانڈرز کانفرنس، قیام امن کیلئے جانیں دینے والے شہداء اور انکے لواحقین کو بھرپور خراج عقیدت پیش شہدا کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی

کشمیریوں کی مکمل حمایت اور اظہار یکجہتی، مسئلہ کشمیر کا حل کشمیریوں کے خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہوگا

راولپنڈی (مسائل نیوز) آرمی چیف کی زیر صدارت کورکمانڈرز کانفرنس میں ملک میں قیام امن اور وطن عزیز کی حفاظت کی خاطر جانیں دینے والے شہداء کو بھرپور خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ شہدا کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی، دہشتگردوں اوران کے سہولت کاروں کو ہر قیمت پر شکست دیں گے، قومی کوششوں سے خطرات کو مکمل شکست دی جاسکتی ہے، معاشرے کے تمام فریقین کو اپنا مقصد کر دار ادا کرنا ہوگا، کانفرنس نے کشمیریوں کی مکمل حمایت اور اظہار یکجہتی کرتے ہوئے کہا کہ (باقی صفحہ 3 نمبر 1)

بھارت کی پاکستان کیخلاف منصوبہ بندیاں بے نقاب ہوگئیں، وزیر خارجہ

ڈوزیئر کی شکل میں بھارتی منصوبوں کو بے نقاب اور ناپاک عزائم کی دنیا بھر میں تشہیر کی گئی

ملتان (مسائل نیوز) وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ بھارت کی پاکستان کے خلاف منصوبہ بندیاں بے نقاب ہو گئی ہیں، اللہ پاک پاکستان کو اندرونی انتشار سے محفوظ رکھے، امی (باقی صفحہ 3 نمبر 5)

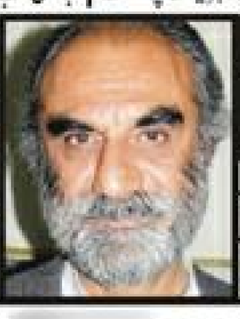

مچھ میں بے گناہ مزدوروں کے قتل کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، نواب اسلم رئیسانی

کوئٹہ (مسائل نیوز) سابق وزیراعلیٰ بلوچستان نواب محمد اسلم رئیسانی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹویٹر پر اپنے پیغام میں کہا کہ (باقی صفحہ 3 نمبر 4)

میڈیا پر پی ڈی ایم کے سرکس کو قوم نے مسترد کر دیا، مراد سعید

پی ڈی ایم میں شامل تمام جماعتوں میں موروثی سیاست پروان چڑھ رہی ہیں

اسلام آباد (مسائل نیوز) وفاقی وزیر مواصلات مراد سعید نے کہا ہے کہ میڈیا پر چلنے والے حکومت مخالف اپوزیشن جماعتوں کے اتحاد پاکستان ڈیموکریٹک موومنٹ (پی ڈی ایم) کے (باقی صفحہ 3 نمبر 3)

مچھ میں کوئلے کی کان میں کام کرنے والے 11 مزدور اغوا کے بعد قتل

وزیراعلیٰ بلوچستان کا مچھ میں دہشتگردی کی مذمت جانی نقصان پر اظہار افسوس، ملزمان کو جلد کیفر کردار تک پہنچائینگے جام کمال

مرنے والے دس میں سے نو افراد کا تعلق افغانستان اور ہزارہ برادری ہے واقعہ جہاں ہوا ہے وہ پہاڑی علاقہ ہے اور وہاں موبائل سگنلز نہیں اس لیے تفصیلات حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے، سیکرٹری داخلہ

کوئٹہ (مسائل نیوز) بلوچستان کے ضلع بولان کی تحصیل مچھ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے 11 مزدور جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق بلوچستان کے ضلع بولان کی تحصیل مچھ کے علاقے گشتری میں ہفتے اور اتوار کی درمیانی شب نامعلوم افراد کوئلے کی کان میں کام کرنے والے مزدوروں کو اغوا کر کے پہلے پہاڑوں پر لے گئے اور پھر ان پر فائرنگ کر دی۔ واقعے کے بعد مسلح افراد نامعلوم سمت فرار ہو گئے۔ فائرنگ نامعلوم افراد نے کی اور زخمیوں میں سے کچھ کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور امدادی ٹیمیں (باقی صفحہ 3 نمبر 6)

بلوچستان سی پیک کی وجہ سے سٹریٹیجک امپارٹنٹ صوبہ ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

بلوچستان حکومت دہشت گردی کے واقعات میں ملوث عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی

دہشت گردی میں ملوث عناصر اوران کے آلہ کار جب ایک دفعہ قانون کی گرفت اور شکنجے میں آئیں گے اس وقت اس پر کوئی رحم اور ترس نہیں کھایا جائے گا

کوئٹہ (ن خ) وزیراعلیٰ جام کمال خان کی کوآرڈینیٹر بلال خان کاکڑ نے اپنے ایک بیان میں مچھ کے علاقے گشتری میں نہتے کول فیلڈ میں حملے کے شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے گناہ کان کنوں کو نشانہ بنانے والے انسان کہلانے کے مستحق نہیں انہوں نے کہا کہ بلوچستان حکومت دہشت گردی کے واقعات میں ملوث عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی ہم دہشت گردوں اور تخریب (باقی صفحہ 3 نمبر 27)

کوئٹہ، ہزارہ برادری 11 مزدوروں کے جاں بحق ہونے پر احتجاج کر رہے ہیں

مسئلہ کشمیر سنگین سے سنگین تر ہوتا جا رہا ہے، قاسم سوری

کشمیری 72 واں یوم قرارحق خود ارادیت اس امید سے منا رہے ہیں کہ اقوام متحدہ متنازع کشمیر کے بارے میں اپنا وعدہ پورا کریگا

کئی ماہ سے مقبوضہ کشمیر میں مکمل لاک ڈاؤن ہے، کشمیری لیڈرشپ اور عوام مظالم سے تنگ ہیں، ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی

کوئٹہ (مسائل نیوز) ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی محمد قاسم خان سوری نے کہا ہے کہ کشمیری 72 واں یوم قرار حق خود ارادیت اس امید سے منا رہے ہیں کہ اقوام متحدہ متنازع کشمیر کے بارے میں اپنا وعدہ پورا کریگا۔ مسئلہ کشمیر سنگین سے سنگین تر ہوتا جا رہا ہے، کئی ماہ سے مقبوضہ کشمیر میں مکمل لاک ڈاؤن ہے، کشمیری لیڈر شپ اور عوام مظالم سے تنگ ہیں پاکستان کشمیریوں کو بھارت کے غاصبانہ قبضہ سے نجات، جائز حق ملنے اور جدوجہد (باقی صفحہ 3 نمبر 2)

صادق سنجرانی کی مچھ کی کوئلہ فیلڈ میں دہشت گردی کی شدید مذمت

بے گناہ 11 مزدوروں کی جان لینا بہت بڑا ظلم ہے، مجرمانہ فعل کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے، چیئرمین سینٹ

اسلام آباد (مسائل نیوز) چیئرمین سینٹ صادق سنجرانی نے بلوچستان کے ضلع بولان کے علاقے مچھ کی کوئلہ فیلڈ میں دہشتگردی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے گناہ 11 مزدوروں کی جان لینا بہت بڑا ظلم ہے۔ اپنے بیان میں چیئرمین سینٹ نے کہا کہ اپنے خاندانوں کیلئے رزق حلال کمانے والوں کا ناحق خون بہانا انتہائی قابل دکھ ہے۔ اس مجرمانہ فعل کی جس قدر بھی (باقی صفحہ 3 نمبر 28)

وفاقی وزیر داخلہ نے مچھ واقعہ کی آئی جی بلوچستان سے رپورٹ طلب کر لی

اسلام آباد/کوئٹہ (مسائل نیوز) وفاقی وزیر داخلہ شیخ رشید احمد نے مچھ کے علاقے گشتری میں کان کنوں پر حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے آئی جی بلوچستان سے رپورٹ طلب کر لی۔ گزشتہ روز سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹویٹر پر اپنے (باقی صفحہ 3 نمبر 26)

نیشنل ڈائیلاگ وزیراعظم کے استعفے کے بغیر ممکن نہیں، بلاول

ضمنی انتخابات ہوں یا سینیٹ الیکشن، ہم ہر میدان میں حکومت کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے

پاکستان معاشی ترقی کی شرح میں بنگلا دیش سے بھی پیچھے ہے، آج خطے میں سب سے زیادہ مہنگائی پاکستان میں ہے

ٹھٹھہ (مسائل نیوز) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ نیشنل ڈائیلاگ وزیراعظم کے استعفے کے بغیر ممکن نہیں، ضمنی انتخابات ہوں یا سینیٹ الیکشن، ہم ہر میدان میں حکومت کا ڈٹ کر مقابلہ کرینگے، ایک نالائق اور نااہل وزیراعظم ہم پر مسلط کیا گیا، پاکستان معاشی ترقی کی شرح میں بنگلا دیش سے بھی پیچھے ہے، آج خطے میں سب سے زیادہ (باقی صفحہ 3 نمبر 7)

مولانا فضل الرحمان کا مقصد ملکی بہتری نہیں، اقتدار کی ہوس ہے: شہباز گل

اسلام آباد (مسائل نیوز) وزیراعظم کے معاون خصوصی شہباز گل نے کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمان کا مقصد ملکی بہتری نہیں بلکہ اقتدار کی ہوس ہے، وہ اسلام کا نام استعمال کر کے اسلام آباد کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ سربراہ پی ڈی (باقی صفحہ 3 نمبر 24)

افغانستان میں بھارت کی غیر اخلاقی سرگرمیاں عروج پر

بھارتیوں کے ہاتھوں بچوں سے جنسی زیادتی، ویڈیوز بنانے کا واقعہ منظر عام پر آگیا

کابل (مسائل نیوز) افغانستان میں بھارتیوں کے ہاتھوں بچوں سے جنسی زیادتی، ویڈیوز بنانے کا ایک اور واقعہ منظر عام پر آگیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق افغان دارالحکومت کابل میں کمسن بچی سے جنسی زیادتی کا گھناؤنا فعل میں بھارتی گروہ ملوث نکلا۔ افغان پولیس نے بھارتی سیاح دیپ ڈیپائے کو کابل میں 15 سالہ افغان لڑکی سے جنسی زیادتی کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا (باقی صفحہ 3 نمبر 9)

اسلام آباد، وزیراعظم عمران خان منعقدہ سیمینار سے خطاب کر رہے ہیں

محنت کرنے والے بے گناہ انسانوں کے قاتل کسی رعایت کے مستحق نہیں، مریم نواز

سال کے آغاز کے ساتھ ہی معاشرے کو گہرے زخم دیکھنے پڑ رہے ہیں مریم نے مطالبہ کیا کہ جاں بحق مزدوروں کے اہل خانہ کو مالی پیکج دیا جائے

خیال رہے کہ بلوچستان کے ضلع بولان کے علاقے مچھ میں کوئلہ فیلڈ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے 10 کان کن جاں بحق ہوگئے

کوئٹہ (مسائل نیوز) پاکستان مسلم لیگ (ن) کی نائب صدر مریم نواز نے بلوچستان کے علاقے مچھ میں دہشت گردی کی مذمت کی ہے اپنے بیان میں مریم نواز نے کہا کہ محنت کرنے والے بے گناہ انسانوں کے قاتل کسی رعایت کے مستحق نہیں، سال کے آغاز کے ساتھ ہی معاشرے کو گہرے زخم دیکھنے پڑ رہے ہیں مریم نے مطالبہ کیا کہ جاں بحق مزدوروں کے اہل خانہ کو مالی پیکج دیا جائے، بچوں کی تعلیم کا سرکاری خرچ پر بندوبست کیا جائے خیال رہے کہ بلوچستان کے ضلع بولان کے علاقے مچھ میں کوئلہ فیلڈ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے 10 کان کن جاں بحق ہوگئے (باقی صفحہ 3 نمبر 23)

وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کر رہے ہیں

دہشتگردی کے واقعات میں ملوث عناصر کو کیفر کردار تک ضرور پہنچائینگے، حکومت، اپوزیشن

بلوچستان بھر کی حکومتی واپوزیشن قیادت کا مچھ واقعہ کی مذمت، ایک بار پھر بلوچستان کا امن تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

دہشت گردی کے ایسے المناک واقعات کی روک تھام کیلئے اقدامات ناگزیر ہیں، اسپیکر و ڈپٹی اسپیکر، صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی و دیگر

کوئٹہ (مسائل نیوز) اسپیکر بلوچستان اسمبلی، ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی، صوبائی وزراء، اراکین صوبائی اسمبلی، سیاسی و سماجی رہنماؤں نے مچھ کے علاقے گشتری میں کوئلہ فیلڈ میں کانکنوں پر حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے گناہ و نہتے لوگوں کو نشانہ بنا کر ایک بار پھر بلوچستان کے امن وامان کو خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، قانون نافذ کرنے والے ادارے ایسے عناصر کو گرفتار کر کے قانون کے (باقی صفحہ 3 نمبر 29)

پاکستان کا اقوام متحدہ سے آسیہ اندرابی کی فوری رہائی کیلئے مداخلت کرنے کا مطالبہ

آسیہ اندرابی کی بھارت کی بدنام زمانہ تہاڑ جیل میں زندگی خطرے میں ہے

اسلام آباد (مسائل نیوز) پاکستان نے اقوام متحدہ اور سیاسی رہنما آسیہ اندرابی کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسانی حقوق کیلئے کام کرنیوالی کشمیری رضا کار (باقی صفحہ 3 نمبر 22)

عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے، گورنر بلوچستان

تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کو خصوصی ہدایت دی کہ وہ دہشت گردی کے واقعہ میں ملوث شرپسند عناصر کی فوری گرفتار کر کے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے

تاکہ آئندہ کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی جرأت نہ ہو، امان اللہ خان یاسین زئی نے شہداء کی مغفرت اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے دعا کی

کوئٹہ (غ ن) گورنر بلوچستان امان اللہ خان یاسین زئی نے مچھ کے علاقے گشتری میں نہتے کانکنوں پر دہشتگردوں کے حملے کے نتیجے میں انسانی جانوں کے ضیاع پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ اپنی ایک مذمتی بیان میں گورنر یاسین زئی نے کہا کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ جس کو ہر صورت میں یقینی بنایا جائے گا۔ گورنر یاسین زئی نے تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں کو خصوصی ہدایت دی کہ وہ دہشت گرد (باقی صفحہ 3 نمبر 10)

مچھ بلوچستان میں نہتے مزدوروں کا قتل کھلی دہشت گردی ہے، اسفندیار ولی خان

نیشنل ایکشن پلان پر من و عن عملدرآمد سے ہی دہشتگردی ختم ہو سکتی ہے، سربراہ اے این پی

کوئٹہ (مسائل نیوز) عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اسفندیار ولی خان نے کہا ہے کہ مچھ بلوچستان میں نہتے مزدوروں کا قتل کھلی دہشتگردی اور انسانیت کا قتل ہے۔ بلوچستان میں احساس (باقی صفحہ 3 نمبر 21)

تعلیمی اداروں کو دوبارہ کھولنے کے حوالے سے فیصلہ جلد ہوگا

ملک بھر کے تعلیمی ادارے تین مراحل میں کھولنے کی تجویز دی گئی ہے ذرائع

لاہور (جی این ایم) کورونا وبا کی دوسری لہر کے دوران بند کیے گئے تعلیمی اداروں کو دوبارہ کھولنے کے حوالے سے فیصلہ آج (پیر) کے روز وفاقی وزیر تعلیم شفقت محمود کی زیر صدارت بین الصوبائی وزرائے تعلیم کانفرنس میں کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق یہ تجویز سامنے آئی (باقی صفحہ 3 نمبر 32)

ڈکی، کوئلہ کان میں ٹرالی کی رسی ٹوٹنے سے ایک کانکن جاں بحق، دوسرا زخمی

ڈکی (مسائل نیوز) مقامی کوئلہ کان میں ٹرالی کی رسی ٹوٹنے کے باعث ایک کانکن جان بحق جبکہ دوسرا زخمی ہو گیا۔ جاں بحق کانکن کی شناخت فدا محمد ولد اختر محمد قوم نورزئی سکنہ (باقی صفحہ 3 نمبر 30)

یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ہمیں تحفظ فراہم کیا جائے، داؤد آغا

ہمارے 11 نوجوانوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا انہیں ذبح کرنا انسانیت سوز واقع ہے

کوئٹہ (مسائل نیوز) مچھ میں شیعہ ہزارہ نوجوانوں کا بے دردی سے قتل کے واقع کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان شیعہ کانفرنس کے صدر داؤد آغا نے کہا کہ ہمارے 11 نوجوانوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا انہیں ذبح کرنا انسانیت سوز واقع ہے (باقی صفحہ 3 نمبر 8)

صوبائی وزیر داخلہ بلوچستان نے مچھ واقعہ کی رپورٹ متعلقہ حکام سے طلب کر لی

کوئٹہ (مسائل نیوز) صوبائی وزیر داخلہ میر ضیا اللہ لانگو نے مچھ کے علاقے گشتری میں کانکنوں پر حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے متعلقہ حکام سے رپورٹ طلب کی ہے (باقی صفحہ 3 نمبر 20)

اسلام آباد، جے یو آئی کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن سے حافظ حمد اللہ ملاقات کر رہے ہیں

اب مذاکرات نہیں حکمرانوں کا گھر جانا ہی بنتا ہے، رانا تنویر

وزیراعظم سمیت تمام وزراء کی امور حکومت میں کوئی دلچسپی نہیں، پی ڈی ایم سے استعفے مانگے جا رہے ہیں

شیخوپورہ (مسائل نیوز) پاکستان مسلم لیگ (ن) کے مرکزی سینئر رہنما و چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی ایم این اے رانا تنویر حسین نے کہا ہے کہ پی ڈی ایم کا احتجاج حکمرانوں کے اعصاب پر سوار ہو چکا ہے، وزیراعظم سمیت تمام وزراء کی امور حکومت میں کوئی دلچسپی نہیں، پی ڈی (باقی صفحہ 3 نمبر 33)

منگچر، جوہان میں موبائل ٹاورز کی تنصیب اور فعال، میر ضیاء اللہ لانگو کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش

منگچر (مسائل نیوز) جوہان میں موبائل ٹاورز کی تنصیب اور فعال ہونے پر صوبائی وزیر داخلہ بلوچستان میر ضیاء اللہ لانگو کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں عوام الناس (باقی صفحہ 3 نمبر 31)

قلعہ سیف اللہ میں ٹریفک حادثے میں ایک شخص جاں بحق ہوگیا

کوئٹہ (مسائل نیوز) بلوچستان کے ضلع قلعہ سیف اللہ میں ٹریفک حادثے میں ایک شخص جاں بحق ہوگیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز قلعہ سیف اللہ کے علاقے اختر (باقی صفحہ 3 نمبر 19)

حافظ حمد اللہ کو پی ڈی ایم کا مرکزی معاون اطلاعات مقرر ہونے پر مبارکباد

مولانا فضل الرحمٰن کے اس فیصلے سے جمعیت کے کارکنوں میں خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی

میزئی اڈہ (مسائل نیوز) جمعیت علماء اسلام حلقہ یو آئی لاہور کے اطلاعات سیکرٹری سید سمیع اللہ آغا سید حنان آغا طورخیل نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جمعیت علماء اسلام کے رہنما سابق سینیٹر محافظ ختم نبوت حافظ حمد (باقی صفحہ 3 نمبر 12)

نیب بلوچستان نے سالانہ کارکردگی رپورٹ جاری کر دی

نیب بلوچستان نے 7 ارب روپے برآمدکی، 501 افراد گرفتار، بدعنوان عناصر کے خلاف 346 ریفرنسز دائر کئے

کرپشن کے تدارک میں ہی آئندہ آنے والی نسلوں کی بقا کا راز مضمر ہے، عوامی وسائل لوٹنے والے عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں

کوئٹہ (مسائل نیوز) نیب بلوچستان نے صوبے سے کرپشن سے لوٹی گئی تقریباً 7 ارب کی رقم برآمد کی، 501 افراد کو گرفتار کیا، 13606 شکایات پر کام کرتے ہوئے بدعنوان عناصر کے خلاف 346 ریفرنسز دائر کئے، احتساب عدالتوں نے 213 کیسز کے فیصلے سنا (باقی صفحہ 3 نمبر 11)

بلوچستان میں کان کنوں پر دہشتگردی کی مذمت کرتے ہیں، چیئرمین پی پی

وفاقی وزیر داخلہ اور حکومت پاکستان ڈیموکریٹک (پی ڈی ایم) پر شور مچا رہے ہیں

کوئٹہ (مسائل نیوز) پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر داخلہ اور حکومت پاکستان ڈیموکریٹک (پی ڈی ایم) پر شور مچا رہے ہیں، یہ کام پر توجہ دیتے تو شاید مچھ جیسے واقعات نہ ہوتے بلاول نے کہا کہ مشکل حالات میں بھی وزیراعظم کہتے ہیں (باقی صفحہ 3 نمبر 18)

سرکاری ملازمتوں پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ قبول نہیں کرینگے، بشریٰ رند

صوبائی حکومت نوجوانوں کو میرٹ پر ملازمتیں فراہم کرنے کیلئے عملی اقدامات اٹھا کر تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کو میرٹ پر نوکریاں فراہم کر رہی ہے

جام کمال خان کی قیادت میں مختلف محکمہ جات میں مختلف کیٹ گیری میں ہزاروں تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوان میرٹ پر تعینات ہو کر باعزت روزی کما رہے ہیں

کوئٹہ (غ ن) پارلیمانی سیکرٹری اطلاعات محترمہ بشریٰ رند نے کہا ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نوجوانوں کو میرٹ پر ملازمتیں فراہم کرنے کے لئے عملی اقدامات اٹھا کر تعلیم یافتہ بے روزگار نوجوانوں کو میرٹ پر نوکریاں فراہم کر رہی ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان (باقی صفحہ 3 نمبر 13)

بلوچستان کے افسوسناک واقعے کے بعد وزیر داخلہ شیخ رشید کو فوری عہدے سے ہٹایا جائے، نفیسہ شاہ

وزیراعظم، وفاقی وزیر داخلہ شیخ رشید سمیت تمام وفاقی وزرا کے ذہنوں پر صرف پی ڈی ایم سوار ہے

کراچی/کوئٹہ (مسائل نیوز) پاکستان پیپلز پارٹی کی مرکزی سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر نفیسہ شاہ کا کان کنوں کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہنا ہے کہ بلوچستان کے افسوسناک واقعے کے بعد وزیر داخلہ شیخ رشید کو فوری عہدے سے ہٹایا جائے۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ (باقی صفحہ 3 نمبر 17)

سرحدی شہر چمن میں آئی جی ایف سی کی ہدایت پر جاری میلے کے سلسلے میں رنگارنگ تقریبات کا سلسلہ جاری

چمن (مسائل نیوز) سرحدی شہر چمن میں آئی جی ایف سی کی ہدایت پر جاری میلے (باقی صفحہ 3 نمبر 25)

گورنر بلوچستان امان اللہ خان یاسین زئی سے سابق سینیٹر روشن خورشید بروچہ ملاقات کر رہی ہیں

کسٹم انٹیلی جنس کا ایف سی کے ہمراہ چمن میں مشترکہ کارروائی

چمن (مسائل نیوز) کسٹم انٹیلی جنس نے ایف سی کے ہمراہ چمن میں مشترکہ کا (باقی صفحہ 3 نمبر 14)

چاغی، ڈاکوؤں نے ایک پک اپ گاڑی والے کو لوٹ لیا

چاغی (مسائل نیوز) گزشتہ رات نوکی لاٹڈی کے مقام پر ڈاکوؤں نے ایک پک اپ گاڑی والے کو لوٹ لیا ذرائع کے مطابق گزشتہ را (باقی صفحہ 3 نمبر 15)

بلوچستان حکومت دہشت گردی کے واقعات میں ملوث عناصر کو کیفر کردار تک ضرور پہنچائے گی، سلیم کھوسہ

واقعہ میں ملوث عناصر کی فوری گرفتاری کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں

کوئٹہ (مسائل نیوز) صوبائی وزیر برائے ریونیو میر سلیم کھوسہ نے مچھ کے علاقے گشتری میں کانکنوں کے بہیمانہ قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بے گناہ کان کنوں کو نشانہ بنانے والے انسان کہنے کے لائق نہیں تخریب کار عناصر اس طرح کے واقعات کے ذریعے صوبے میں قائم امن (باقی صفحہ 3 نمبر 16)

سردار اختر مینگل کا مچھ میں اندوہناک واقعہ پر اظہار افسوس

کوئٹہ (مسائل نیوز) بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ پر اپنے ایک پیغام (باقی صفحہ 3 نمبر 34)

اسلام آباد، وزیراعظم عمران خان مقامی ہوٹل میں لوگوں سے بات چیت کر رہے ہیں

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی، معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیں ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔

رابطہ نمبر: 03327965810 واٹس ایپ: 03136823946

Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں)

نئے سال سے نئی اُمیدیں وابستہ

نئے سال 2021 کے آغاز پر سب کیلئے پیغام ہے کہ ہمیں نئے سال سے نئی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ سال 2020 کرونا کی وبا کے باعث دنیا بھر کیلئے انتہائی مشکل سال رہا جس سے نہ صرف صحت کے حوالے سے مسائل پیدا ہوئے بلکہ معیشت، آمدورفت اور روزگار کے حوالے سے بھی چیلنجز درپیش رہے۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نئے سال میں عالمی برادری مشترکہ طور پر موثر حکمت عملی اور مربوط کوششوں سے اس وبا پر قابو پالے اور معیشت سمیت زندگی کے مختلف شعبوں میں پیش آنے والی مشکلات سے نبرد آزما ہونے میں کامیاب رہے گی۔ سال 2020 میں درپیش مشکلات اور بالخصوص کرونا کی وبا کی وجہ سے یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ہمارے مسائل بھی مشترکہ ہیں اور ان مسائل پر قابو پانے کیلئے وسائل بھی مشترکہ استعمال ہونے چاہئیں۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک اور معیشتیں سماجی طور پر پسماندہ اور معاشی طور پر کمزور طبقات کی بہتری کیلئے اپنے وسائل استعمال کریں۔ معاشرے سے غربت، افلاس اور عدم توازن کے ساتھ ساتھ عدم برداشت کے کلچر کو بھی ختم کرنا ہوگا۔ ایوان بالا، صوبائی اکائیوں کا نمائندہ پلیٹ فارم ہونے کی وجہ سے نہ صرف تمام طبقات کی یکساں نمائندگی پر یقین رکھتا ہے بلکہ معاشرے کے پسماندہ طبقات اور علاقوں کی ترقی کیلئے قابل عمل تجاویز اور موثر قوانین بنانے کیلئے سرگرم ہے۔ اس موقع پر تمام اہل وطن کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں نئے سال کا آغاز نئے جذبے اور عزم کے ساتھ کرنا چاہیے کہ ہم وطن عزیز کی خوشحالی کیلئے اپنی تمام تر توانائیاں خرچ کریں گے اور تمام اختلافات کو بھلا کر وطن عزیز کی تعمیر وترقی میں شامل ہوں گے۔ اس موقع پر ہمیں اس عزم کی تجدید بھی کرنی چاہیے کہ ہم قوم کے مختلف طبقات کے درمیان خوشگوار تعلقات، ہم آہنگی اور بھائی چارے کے فروغ کیلئے نہ صرف اپنا کردار ادا کریں گے بلکہ معاشرتی منافرت اور عدم برداشت کے خلاف جاری کوششوں کو اور زیادہ موثر بنائیں گے۔ آج کے دن ہم یہ عہد کریں کہ نئے سال کے دوران ہم پاکستان کو درپیش تعلیمی، معاشی، سیاسی اور سماجی مسائل پر قابو پانے کیلئے ذاتی اختلاف کو بالائے طاق رکھ کر اپنا موثر کردار ادا کریں اور کوشش کریں گے تاکہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں قائداعظم محمد علی جناح اور علامہ محمد اقبال کے خوابوں کی تعبیر کے مطابق ڈھال سکیں۔

بلوچستان حکومت کی جانب سے کھیلوں کے فروغ کیلئے بھرپور اقدامات

رواں سال نیشنل گیمز سمیت میگا سپورٹس ایونٹس منعقد ہونگے

سال 2020 میں کورونا وائرس کی وجہ سے پاکستان بھر میں جہاں تعلیم، صحت، معیشت اور دیگر شعبوں میں نظام زندگی بری طرح سے متاثر ہوا وہیں کھیلوں کے میدان بھی بری طرح متاثر ہوئے۔ بڑے بڑے سپورٹس ایونٹس عالمی وبا کی وجہ سے ملتوی ہوئے۔ چونکہ سال 2020 کووڈ 19 کا سال رہا ہے لیکن اس کے باوجود بلوچستان بھر میں بڑے بڑے سپورٹس ایونٹس کا کامیاب انعقاد ہوا جو کہ موجودہ صوبائی حکومت وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی سربراہی میں صوبائی مشیر کھیل وامور نوجوانان عبدالخالق ہزارہ، صوبائی سیکرٹری کھیل میر عمران گچکی اور ڈائریکٹر جنرل کھیل درا بلوچ کی کاوشوں اور انتھک محنت کی بدولت ممکن ہوا۔ گزشتہ سال بلوچستان کے لئے کھیلوں کے حوالے سے مثبت سال ثابت ہوا۔ بلوچستان کی تاریخ میں سترہ سال بعد آل پاکستان وزیراعلیٰ بلوچستان گولڈ کپ فٹبال ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا جس میں پاکستان بھر کے تمام صوبوں کے ساتھ ساتھ گلگت بلتستان، اسلام آباد کی ٹیموں نے بھی شرکت کی۔ کوئٹہ میں بلوچستان بین الاقوامی اسکواش لیگ کروائی گئی، کوئٹہ میں ہونے والی یہ مسلسل تیسری بین الاقوامی اسکواش لیگ تھی جس میں 32 ملکی اور 4 غیر ملکی کھلاڑیوں نے حصہ لیا، غیر ملکی کھلاڑیوں میں مصر کے

دو جبکہ امریکہ اور اسکاٹ لینڈ کے ایک ایک کھلاڑی شریک ہوئے۔

جھل مگسی سالانہ ڈیزرٹ جیپ ریلی 2020 کا کامیاب انعقاد کیا گیا جیپ ریلی کو دیکھنے کے لئے ملک بھر سے بڑی تعداد میں شائقین نے شرکت کی۔ وزیراعلیٰ بلوچستان مرد و خواتین کراٹے چیمپئن شپ 2020 کا انعقاد کیا گیا جس میں صوبے بھر سے عالمی سطح پر ملک کی نمائندگی کرنیوالے کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ محکمہ کھیل امور نوجوانان حکومت بلوچستان کے زیراہتمام جشن آزادی کی مناسبت سے 14 اگست سے 26 اگست تک صوبے بھر میں سپورٹس فیسٹیول کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ اس کے علاوہ آل بلوچستان کک باکسنگ چیمپئن شپ، سنوکر ٹورنامنٹ، انٹرکلبز ہینڈبال چیمپئن شپ، ووشو چیمپئن شپ اور دیگر سپورٹس ایونٹس کا محکمہ کھیل و امور نوجوانان حکومت بلوچستان کی جانب سے انعقاد کیا گیا۔

صوبائی مشیر کھیل و امور نوجوانان عبدالخالق ہزارہ کہتے ہیں کہ" کورونا وبا سے پہلے اور بعد میں پورے پاکستان میں کسی بھی صوبے اتنے سپورٹس کے ایونٹس نہیں ہوئے جتنے کہ بلوچستان میں سپورٹس ایونٹس منعقد ہوئے آگے بھی بلوچستان حکومت کھیلوں کے فروغ کے لئے مثبت اقدامات کریگی اور رواں سال کھیلوں کے حوالے سے بلوچستان کے لئے مثبت سال ثابت ہوگا"

محکمہ کھیل وامور نوجوانان حکومت بلوچستان سال 2021 میں بڑے بڑے سپورٹس ایونٹس کروانے کے پر عزم ہیں۔ چھ جنوری سے گوادر میں "پہلا وزیراعلیٰ بلوچستان ساؤتھ زون فیسٹیول" کا آغاز ہوچکا ہے۔ جس میں سو سے زائد ٹیموں نے حصہ لیا ہے اور اس فیسٹیول میں دس سے زائد مختلف کھیل 9 اضلاع کے درمیان کھیلے جارہے ہے سپورٹس فیسٹیول تیرہ جنوری تک گوادر اور لسبیلہ میں جاری رہے گا۔

ڈائریکٹر جنرل کھیل درا بلوچ کہتے ہیں کہ "رواں سال سب سے بڑا ایونٹ نیشنل گیمز کا ہم جون اور جولائی میں کوئٹہ کروانے جارہے ہیں جو کہ کوئٹہ میں پندرہ سالوں کے بعد ہونے جارہا ہے اس کے علاوہ اس سال ہاکی چیمپئن شپ، قومی باکسنگ چیمپئن شپ، قومی اسکواش چیمپئن شپ کوئٹہ میں کروائی جائیگی" درا بلوچ مزید کہتے ہیں کہ" پاکستان سپر لیگ کی طرز پر کوئٹہ میں کوئٹہ پریمیئر لیگ کے انعقاد کے ساتھ ساتھ ہم اور بھی میگا سپورٹس ایونٹس موجودہ صوبائی حکومت وزیراعلیٰ جام کمال خان کی سربراہی میں صوبے بھر میں کروانے جارہے ہیں سال 2021 ہمارے بلوچستان کے کھلاڑیوں کے لئے خوش آئند سال ثابت ہوگا"

بلوچستان حکومت کھلاڑیوں کو مواقع اور سہولیات فراہم کرنے کیلئے کوشاں ہے سپورٹس ایونٹس کیساتھ ساتھ کھیل کے شعبے میں ترقیاتی منصوبوں پر بھی کام جاری ہے۔ صوبائی سیکرٹری کھیل میر عمران گچکی کہتے ہیں کہ "وزیراعلی بلوچستان جام کمال خان کے اولین مقصد کے تحت بین الاقوامی معیار کے 33 سپورٹس کمپلیکسز صوبے بھر میں بنائے جا رہے ہیں اس کے علاوہ بلوچستان کے ہر ضلع میں فٹبال گراؤنڈ اور کرکٹ اکیڈمی بنائی جارہی ہے۔ مستقبل میں صوبے بھر میں مزید کھیل کے شعبے میں ترقیاتی منصوبوں پر کام ہوگا" صوبائی سیکرٹری کھیل میر عمران گچکی مزید کہتے ہیں کہ "کوئٹہ میں پانچ سپورٹس کمپلیکسز اور کوئٹہ کے ہر علاقے میں فٹسال گراؤنڈ کی تعمیرات وزیراعلی بلوچستان جام کمال خان کے اولین مقصد کے تحت کی جارہی ہے"

سپورٹس اور صحت مند سرگرمیوں کا فروغ اولین ترجیح ہے موجودہ صوبائی حکومت صوبے میں کھیلوں کے فروغ کیلئے بھرپور اقدامات کررہی ہے۔ بلوچستان میں ٹیلنٹ کی کوئی کمی نہیں ہے نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانے کیلئے بلوچستان حکومت کی جانب سے وسائل اور مواقع فراہم کئے جارہے ہے۔ صوبائی حکومت بلوچستان میں "کھیلوں کا میلہ 2020" کی تاریخی کامیابی کے بعد رواں سال کو بھی کھیلوں کے حوالے سے تاریخی سال بنانے کے پرعزم ہے۔ سال 2021 بلوچستان میں کھیل اور کھلاڑیوں کے لئے خوش آئند سال ثابت ہوگا۔

دوہزار بیس بھی گزر گیا!

دو ہزار انیس کی آمد تک نئے سال کی آمد کی خوشی میں دنیا جہان میں بھرپور طریقے سے اجتماعی تقریبات منعقد ہوتی رہیں اور برقی قمقموں سے آنکھیں خیرہ کردینے والا چراغاں نئے سال کو خوش آمدید کہتا رہا جبکہ دو ہزار بیس کو بھی کسی حد تک خوش آمدید کہا گیا لیکن دو ہزار اکیس کو یقیناً اس طرح کی بھی پذیرائی ملتی مشکل دکھائی دے رہی ہے اور دو ہزار اکیس بہت خوشی سے ہمارے درمیان آموجود ہوگا ابھی ہی معلوم نہیں کہ کورونا کے شکار سے ہم میں سے کتنے لوگ نئے سال میں داخل ہوسکینگے۔ اسی طرح سے ممالک ہر نیا سال کسی نا کسی سے منسوب کرتے ہیں، کسی کی گراں قدر خدمات کے اعتراف میں یا پھر کسی خاص مقصد کی آگاہی عام کرنے کیلئے یا پھر کسی عہد ساز شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کی غرض سے ایسا کیا جاتا رہا ہے۔ دو ہزار انیس کے اختتام سے کورونا دو ہزار بیس میں ساتھ آگیا اور ایسا آیا کہ جانے کا نام ہی نہیں لے رہا، کورونا صرف پاکستان میں نہیں آیا بلکہ ساری دنیا ہی اس کی لپیٹ میں ہے اور کاری ضربوں سے شدید زخم خوردہ ہے۔ پس منظر کی روشنی میں ناچاہتے ہوئے بھی ۲۰۲۰ کے سال کو کورونا سے منسوب کرتے ہیں کیونکہ ہم نا بھی کریں تو کورونا یہ کام خود کرواچکا ہے، اہم بات یہ ہے کہ سال کو کورونا سے پوری دنیا کیلئے منسوب کیا ہے ناکہ کسی خاص ملک یا خطے کیلئے۔ ایک غور طلب بات پیش خدمت ہے کہ تیسری دنیا اور چوتھی دنیا کے ممالک میں کورونا کی تباہ کاریاں اسطرح سے دیکھائی اور سنائی نہیں دیں جیسی کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں گھن گرج کیساتھ تا حال سنائی دی جارہی ہیں (اسکی وجہ یہ بھی متوقع ہے کہ تیسری اور چوتھی دنیا کے پاس وہ نقارہ نہیں کہ جس کی بدولت وہ باقی دنیا کو اپنے حالات سے آگاہ کرسکیں)، اس حقیقت سے پردہ اٹھانے کیلئے کھوج یا تحقیق شائد ابھی باقی ہے اور کرنی پڑے گی کہ تیسری چوتھی دنیا میں کورونا کیوں کارگر ثابت نہیں ہوا۔ شائد وہ یہ دیکھ کر کہ یہ تو پہلے ہی بھوک اور افلاس کے مارے ہیں اب میں انہیں بھلا کیا ماروں چھوڑ دیا ہوگا اور انسانوں کی تقسیم میں ناانصافی کا غصہ وہاں دیکھانے جم گیا جو آسائشوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔

کشمیری بلاتفریق جنس وعمر آج بھی حق خود ارادیت کی جنگ لڑرہے ہیں اور اپنی جنت نظیر وادی میں موجود قابض غاصبوں کیلئے ہر روز اپنی زندگیوں کو داؤ پر لگائے ایک نئی مشکل کھڑی کرتے چلے جارہے ہیں وہ تقریباً پچھتر (۷۵) سالوں سے ایک ہی سال میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور انشاء اللہ وہ بہت جلد اپنی آزادی کیساتھ نئے سال کا جشن بھی منائینگے۔ فلسطینی مسلمان تن من دھن کی بازی لگائے اسلامی تاریخ کی بقاء کیلئے برسرپیکار ہیں انہیں دیواروں پر لٹکے تاریخ بدلنے کے اوراق سے کوئی سروکار نہیں وہ اپنے خاکی جسموں کو مقدس سرزمین کی سلامتی کیلئے خاک میں بطور پیوند لگائے جا رہے ہیں۔ ایک طرف شام میں اقتدار کی ہوس میں مبتلاء طبقہ شامی بچوں بوڑھوں عورتوں اور جوانوں کو آگ اور خون میں جھونکے ہوئے ہے تو دوسری طرف افغانستان میں مجاہدین اپنی وادیوں میں چھپ چھپ کر دشمن پر کاری وار لگارہے، انہیں ناگھروں میں رہنے والوں کی زندگیوں کی پرواہ ہے اور ناہی لفظ ترقی سے کوئی شناسائی رکھتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ انکی کتابوں میں الگ لفظ ترقی لکھا ہے تو اسکے معنی شائد کچھ ہونگے۔ دشمن اپنے نڈھال ہونے کا اشارہ دے چکا اور تقریباً اپنے زخموں کو چاٹتا ہوا بس اب نکل بھاگنے کے قریب پہنچ چکا ہے۔ ظالم اپنے ظلم کی داستانیں رقم کرتا ہوا دنیا کو مختلف بحرانوں میں دھکیلتا جارہا ہے۔ مذکورہ ممالک کی عوام کورونا کے وارد ہونے سے قبل ہی مصیبتوں کی طویل فہرست میں الجھے ہوئے ہیں۔

ہابیل قابیل سے شروع ہونے والے حادثے ہوتے ہی چلے جارہے ہیں، ہر سال کسی ناکسی اندوہناک سانحے حادثے کا امین بنتا چلا جارہا ہے۔ کسی سال کہیں زلزلہ آتا رہا، کسی سال میں وبائی امراض پھیلتی رہیں، کسی سال سونامی نے انسانوں کو قیامت سے پہلے قیامت کا منظر دیکھادیا، کبھی کسی ملک کے جنگلوں میں ناقابو میں آنے والی آگ لگ گئی اور کہیں تو آندھی اور طوفان نے قدرت کی طاقت کی جھلک دیکھائی غرض یہ کہ ہر سال کے ساتھ کوئی ناکوئی سانحہ کوئی حادثہ رونما ہوتا رہا ہے۔ اسی طرح سے ایجادات بھی ہوتی رہیں لیکن حادثات میں نقصان ہوتا ہے اور وہ بھی انسانی جان کا نقصان اسلئے ایجادات تو زندہ لوگوں کو آسائشیں مہیہ کرتی ہیں۔ موت برحق ہے اور اس نے ہر ذی روح جس نے دنیا میں آنکھ کھولی اسکو ساتھ لے جانا ہے، لیکن دو ہزار بیس میں صرف امریکہ میں ابتک تین لاکھ سے زائد افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں (علاوہ طبعی اور دیگر امراض میں مرنے والوں کے) اور یہ وہ امریکہ ہے جو خود کو دنیا کے حاکم کہتے ہیں آسان لفظوں میں دنیا میں ان سے زیادہ کوئی طاقتور نہیں، اب خود ہی انکی طاقت کا اندازہ لگا لیجئے۔ برطانیہ کو لے لیجئے یہ بھی کورونا سے متاثر ہونے ممالک کی پہلی دس کی فہرست میں شامل ہے اور جہاں اب کورونا نے اپنی کاروائی بھی شدت پیدا کردی ہے جس کی وجہ سے تقریباً دنیا نے برطانیہ سے اپنے ہوائی، بری اور بحری روابط منقطع کردیئے ہیں تاکہ کورونا کا نیا روپ برطانیہ سے نا نکل سکے (جبکہ ابھی یہ مضمون لکھتے ہوئے ہی سماجی ابلاغ پر خبر چلنا شروع ہوئی ہے کہ برطانیہ والا کورونا پاکستان پہنچ چکا ہے جسکی تصدیق تین برطانیہ سے آئے ہوئے پاکستانیوں میں ہوئی ہے)۔ ابھی یہ سلسلہ تھما نہیں ہے کورونا سے بچاؤ کی ویکسین بھی تقریباً مکمل ہوچکی ہے اور آزمائشی عمل سے گزررہی ہے قوی امکان ہے کہ نئے سال کا اس ویکسین سے بڑا کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔ دوسری طرف سماجی ابلاغ پر کہیں کہیں ویکسین کے منفی اثرات کا پرچار بھی کیا جارہا ہے جو کہ ابھی تک منظر عام پر نہیں آسکا ہے اور محققین اس کی تائید و تردید کرنے سے قاصر دیکھائی دیتے ہیں۔ انسان کسی بھی عقیدے مذہب یا کسی بھی حسب نسب سے تعلق رکھتا ہو پیدا وہ مرنے کیلئے ہی ہوا ہے۔ دنیا کے وجود میں آنے سے اب تک لاتعداد انسانوں نے اس زمین پر اپنی زندگیاں بسر کیں لیکن ایک مکمل فہرست جو یقیناً طویل ضرور ہوسکتی ہے جو ان اشخاص پر مشتمل ہوگی جنہوں نے دنیا میں اپنے آنے اور ہونے کی وجہ چھوڑی۔ ایسے ہی باشندے جو عہدے کورونا میں کچھ کورونا کی نظر ہوئے اور کچھ اپنی طبعی موت پیوند خاک ہوئے۔ اس ہی سال میں ایسے نایاب گوہروں کی بھی کال پڑتی محسوس کی جارہی ہے جو اس دار فانی سے کوچ کرگئے علم کو یتیم مسکین کرگئے اور دنیا کو سوگوار چھوڑ گئے۔ یقیناً انسانیت کورونا سے خوفزدہ ہے۔ تقریباً ایک سال سے زیادہ کے عرصے کے بعد بھی ہم اس حقیقت کو حقیقت تسلیم نہیں کررہے۔

ہم پاکستانیوں کیلئے سال دو ہزار بیس (۲۰۲۰) اس لئے بہت اہم تھا کیونکہ اس میں ٹی ٹوئنٹی کے عالمی مقابلے منعقد ہونے تھے یعنی ٹوئنٹی ٹوئنٹی کا عالمی کپ اور سال بھی ٹوئنٹی ٹوئنٹی۔ اگر دنیا کی بات کی جائے تو انگنت تقریبات اور مختلف کھیلوں کے مقابلے جو دو ہزار بیس میں منعقد ہونا طے تھے کا انعقاد ممکن نہیں ہوسکا۔ کھیل کے میدان سے اسکولوں کے کمروں تک سب طرف ایک خوف ایک ہراس کی اجارہ داری رہی۔ بظاہر گزرنے والا پورا سال ہی سوگ اور آسودگی میں ملبوس رہا لیکن راستہ بنانے والوں نے اللہ کی مدد سے راستے بناہی لئے اور شائد پہلی دفعہ تکنیکی ایجادات کا سہی مقصد دیکھائی دیا۔ سوائے ایک گھر میں مقیم افراد کے تقریباً طبعی ملاقاتوں کا سلسلہ موقوف ہوگیا، زندگی مفلوج ہوتی محسوس کی جانے لگی پھر آہستہ آہستہ آن لائن ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا، اور اس سلسلے کو ایسی تقویت ملی کہ تقریباً اہم ترین ملاقاتوں کیلئے بھی اس طریقے کو ہی ترجیح دی گئی، جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ اقوام متحدہ کے اجلاس کیلئے اور بھی بہت سارے اجلاس اسی طرح سے ترتیب دیئے گئے۔ یہ وہ سلسلہ ہے کہ جس کی بدولت علم والوں کو بہت فروغ ملا ادب کی محافلیں بھی کچھ توقف کے بعد جو آن لائن شروع ہوئی ہیں تو پھر پلٹ کر نہیں دیکھا یعنی شائد طبعی طور پر نا تو اتنے پروگرام ترتیب دیئے جاسکتے تھے جتنے کے اب آن لائن منعقد ہورہے ہیں۔ آن لائن کی بدولت پروگراموں پر ہونیوالے اخراجات تو تقریباً ختم ہی ہوگئے ہیں وہیں ان ادبی سفید پوش لوگوں کو بہت نقصان پہنچا ہے کہ جن کا گزربسر مشاعرے پڑھنے کیلئے ملنے والی رقم سے ہوتا تھا۔ آن لائن واحد کورونا کا مثبت پہلو ہے۔ دو ہزار انیس کے آخیر میں شروع ہونے والا کورونا اب ساری دنیا کو اپنے حصار میں جکڑے ہوئے ہے۔ دولت کی دوڑ میں اندھا دھند بھاگنے والے علم کے آلاؤ کو مزید بھڑکانے والے سب کے سب دو ہزار بیس میں مدھم ہوتے آلاؤ کو دیکھ دیکھ کر گزارتے رہے۔ یقیناً دنیا نے اپنے سفر کی رفتار میں خاطر خواہ کمی کردی لیکن یہ سفر تھما نہیں کہیں نا کہیں کچھ ہوتا رہا، انسانوں نے اپنے خالق سے کچھ وقت کیلئے تو خوف کھایا، ڈرے، سہمے اور قریب تھے کہ اپنے کائنات کے تخلیق کار کو پہچان لیتے لیکن پھر اسی خالق کے عطاء کردہ علم کی مرہون منت طرز زندگی تبدیل کرلیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سب کچھ آن لائن ہوگیا۔ عددوں کی گنتی میں تبدیلی ایک بار پھر آنے والی ہے دیواروں پر لٹکے اور میزوں پر طاقوں میں رکھے کیلنڈر تبدیل ہونے والے ہیں اور معلوم نہیں کہ کہیں تو پچھلے کئی سالوں سے تبدیل ہی نہیں ہوا ہے۔

ممکن ہے کہ یہ مضمون مطلوبہ اہداف حاصل نا کرسکا ہو لیکن جتنا بھی ہے بہت ہے۔ پرامید ہوں کہ نئے سال میں ہم کورونا سے نجات حاصل کرلینگے اور نیا سال دنیا کیلئے کوئی نہیں آزمائش نہیں لائے گا۔ ابھی بہت کچھ باقی تھا لیکن اسے اگلے سال کیلئے محفوظ کرلیا ہے اگر میسر ہوا تھا تو اگلے سال میں نئے جوش و نئے امکانات کیساتھ ملینگے۔ انشاءاللہ

نیا سال نئے دکھ، اسلام آباد اور کوئٹہ میں قیامت۔۔!!

نیا سال، نئی امیدیں دو ہزار بیس کا اختتام ہوا۔ نئے سال دو ہزار اکیس کی فضا نئی امیدوں اور نئی امنگوں کے ساتھ ہماری زندگیوں میں داخل ہوئی۔ نئے سال کے لیے دعائیں اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا گیا۔ دعائیں مانگی گئیں کہ نیا سال ہمارے لیے خوش حالی، تندرستی، امن وامان اور کامیابی کا پیامبر ثابت ہو۔ نئے سال کا ابھی پہلا ہفتہ بھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ دل دہلا دینے والی افسردہ، غم زدہ خبروں نے ہر محب وطن پاکستانی کے دلوں کو زخموں سے چھلنی چھلنی کردیا۔ ایک دلسوز خبر پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے ہے جہاں ہمارے محافظوں نے 22 سالہ نوجوان اسامہ ندیم ستی کو محض گاڑی نہ روکنے پر اس کے جسم میں بائیس گولیاں پیوست کر کے اسے ہمیشہ کیلیے ابدی نیند سلا دیا۔ اس طرح کا واقعہ کوئی پہلی بار وطن عزیز میں سرزد نہیں ہوا اس سے پہلے بھی ایسے کئی واقعات ہوچکے ہیں سوائے مذمتی بیانات کے علاوہ ریاست میں عملی طور پر کسی کو انصاف نہیں مل سکا۔ اس ریاست میں نہ تو درندوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جا سکتا ہے، نہ ہی قاتلوں کو اور نہ ہی مقتولین کے وارثا کو انصاف مہیا کیا جاتا ہے۔ چند دن اس طرح کے واقعات پر کھل کر بات کی جاتی ہے پھر بھلا دیا جاتا ہے، اصل دکھ تو اس ماں کو ہوتا ہے جس کی گود اجڑ جاتی ہے۔ بے ہوشی کے دورے تو اس باپ کو پڑتے ہیں جس کے نوجوان لاڈلے بیٹے کو بے گناہ قتل کردیا جاتا ہے خودسوزی تو وہ معصوم حوہ کی بیٹی کرنے لگتی ہے جسے درندگی کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور انصاف ملنے کی بجائے انصافی ایوانوں میں ملزمان کو پروٹوکول دیا جاتا ہے۔

دوسری خبر بلوچستان سے ہے جہاں نئے سال کے پہلے ہفتے کی 4 تاریخ کو کوئٹہ کے علاقے مچھ میں نام نہاد شدت پسند تنظیم دولت اسلامیہ سے تعلق رکھنے والے دہشت گردوں نے معصوم، لاچار، غریب 11 مزدوروں کو شناخت کر کے اس وقت اغوا کیا جب وہ سو رہے تھے اور انہیں قریبی مکان میں لے جا کر بہیمانہ طریقے سے رزق حلال کمانے والے ان لاوارث مزدوروں کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر ذبح کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ یہ گیارہ مقتول شیعہ مسلک کی ہزارہ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ سنگلاخ پہاڑوں کا سینہ چیر کر کوئلہ نکالنے والے یہ مزدور کبھی دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں اور کبھی ان کانوں میں رزق حلال کمانے والے یہ مزدور کانوں کے بیٹھ جانے پر زمین میں دب جاتے ہیں اور ان کی لاشیں تک نہیں ملتیں اور کبھی یہ مزدور ان کانوں میں دھماکے اور زہریلی گیس کے اخراج سے موت کو گلے سے لگا لیتے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے ریاست کے حکمرانوں کو کوئلے کی کان اور جانوں پر کھیلتے ان کان کنوں کے بارے صرف اس وقت بات کرتے ہیں جب کوئی ایسا افسوس ناک سانحہ پیش آتا ہے۔ آج تک حکومت پاکستان نے کان کنوں میں کام کرنے والے مزدوروں کیلیے کوئی حفاظتی اقدامات نہیں کیے اس سے بڑی بے حسی اور کیا ہوسکتی ہے۔ کوئٹہ کی شیعہ ہزارہ برادری پر بار یہ قیامت نہیں آ ٹوٹی، عقیدے اور نسلی تعصب کی بنا پر ہزارہ برادری پچھلے 40 سالوں سے دہشت گردی کی بھینٹ چڑھتی آ رہی ہے۔ اب تک ہزارہ برادری کے ایک ہزار سے زائد افراد مارے جاچکے ہیں اور تقریباً تین ہزار سے زائد افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ شناخت منصوبہ بندی اور طریقہ قتل سے یہ پتا لگایا جا سکتا ہے کہ قاتل کون تھے اور ان کے پیچھے کیا محرکات تھیں۔ حکومت پاکستان کو ان محرکات تک پہنچ کر عالمی سطح پر آواز اٹھانی چاہیے۔

صوبہ بلوچستان اپنے خاص محل وقوع اور جغرافیائی اہمیت کی وجہ سے خطے میں ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ یہ زیر زمین بے پناہ قدرتی خزانوں، بڑے بڑے اونچے سنگلاخ پہاڑوں، گوادر جیسی خوبصورت منفرد کثیر المقاصد بندرگاہ اور سی پیک جیسے چین پاکستان راہداری منصوبے سے پوری دنیا میں توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ جو عالمی طاقتوں خاص کر بھارت، اسرائیل اور دیگر ملک دشمن قوتوں کے دلوں میں کھٹک رہا ہے اور وہ مختلف گھناؤنی سازشوں کے ذریعے اس کو ناکام کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف وطن عزیز کے غدار ضمیر فروش چند ڈالروں کے عوض ان ملک دشمن قوتوں سے مل کر پچھلی کئی دہائیوں سے صوبے کا امن خراب کرتے آ رہے ہیں۔ بھارت جس نے پاکستان کو کبھی دل سے تسلیم نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ سے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچاتا آ رہا ہے۔ پاکستان کی آزادی کے بعد پہلے اس نے مشرقی پاکستان میں دخل اندازی کر کے پاکستان کو دولخت کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور اب وہ بلوچستان کو ہدف بنا کر اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہونا چاہتا ہے جس کا ساتھ ضمیر فروش غدار وطن دے رہے ہیں اور انہیں استعمال کیا جا رہا ہے۔ پچھلی دہائی میں پاکستان کی فوج نے بڑے پیمانے پر بہترین منصوبہ بندی کے تحت دہشت گردوں کے خلاف آپریشن کیے اور صوبہ بلوچستان کے علاقوں کو دہشت گردی سے پاک کیا جس سے بلوچستان میں امن کی فضا قائم ہوئی جو بھارت کو کسی صورت پسند نہیں ہے۔ اس لیے اب وہ گزشتہ چند سالوں سے پھر مختلف سازشوں کے تحت صوبے کا امن و امان خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ پاکستان کو موجودہ صورت حال پر بھرپور توجہ دینی چاہیے اور اس واقعے میں ملوث دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ اس نئے سال میں مزید اس طرح کے خطرناک واقعات سے بچا جا سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میرا جنازہ

قارئین کرام۔ زندگی میں بہت سے جنازے دیکھے ہونگے بہت سے رشتہ داروں اور دوستوں کی بچھڑنے پر دکھ ضرور ملا ہوگا۔ بہت نماز جنازوں میں شرکت کیا ہوگا۔ کئی اموات پر تعزیت کیا ہوگا اور فاتحہ ادا کی ہوگی۔ بے شمار اشخاص کی اموات پر آنسو بہائے ہونگے پتہ نہیں کہ میرے موت پر کوئی فریاد کریں یا نہیں۔۔۔ مگر ایک دن تو ضرور میرے جنازے کی اعلان میرے نماز جنازہ اور میرے تدفین کا واری تو آنا ہے ایک ایسی زندگی کی طرف رخ ہے کہ وہاں نہ کوئی سیاسی چالبازی نہ کسی قوم کی نام نشان نہ کوئی لیڈر یا حکمران کی سفارش اور نہ کوئی مال دولت کام آئینگے یہ ہے وہ زندگی جسکے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور پیغمبر اسلام نے اپنے ارشادات میں اسکی تیاری کا حکم فرمایا ہے۔ نہ جانے کہ میں کیوں اتنا غافل ہوں کہ دنیا کی خواہشات میں آخرت کی تکالیف بھول چکا ہوں۔ دنیا کی عارضی سکون میں آخرت کا ابدی سکون سے بے خبر ہوں دنیا کی تعمیرات میں گھومنے پھیرنے سے لحد کی تنگی سے بے فکر ہوں۔ کیا کہوں میں قومیت تعصب کینہ بغض عناد غیبت بہتان جیسی برائیوں میں ڈوبا ہوا ہوں جسکے جدا جدا عذاب چکھنا ہے مگر میں ایک عادت کی طرح دن رات پابندی سے کرتا ہوں۔ تعجب ہے کہ آخرت میں ذاتی زندگی کا حساب دینا مشکل ہے تو میں اپنے قوم ملت کا حساب کیسے دے سکوں گا کب تک میرے ظاہر اور باطن میرے منافقت عداوت اور انسانیت کیخلاف اقدامات پر ضمیر کو جاگنے کی گھنٹی بجا رہی ہوگی پھر بھی ایک ہی مجھ میں اتنے کمزوریاں خامیاں ہیں تو پورے عالم انسانیت کا کیا بنے گی۔ خیر اللہ کی رحمت و مغفرت سے محروم نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ میں ایک غافل ایک کمزور ایک عاجز اور محتاج انسان ہوں میں زندگی کے ہر شعبے میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن موت سے گھبراتا ہوں اور پیچھے ہٹ جاتا ہوں جس مقصد کیلئے میں پیدا ہوا ہوں وہ مقصد و منزل وہ راستہ دنیا کی آرائش میں بھول گیا ہوں خیر ہے ویسے قبر تک دوسروں کے کندھوں پہ جانا ہے۔ میرے مرنے کے بعد لوگ کہینگے کہ یہ وہ بندہ تھا جس نے چار انچ ماسک کی حفاظت پر یقین تھا مگر ایمان عقیدہ اور ضمیر کی حفاظت کرنے تک نہیں جانتا۔ یہ وہ بندہ تھا کہ جب ملک میں مرغی گوشت کی اسٹاک بڑھانے کیلئے افواہیں پھیلاتے تھیں کہ آج کل بڑے گوشت کھانے سے پرہیز کریں کیونکہ گدھے کتے وغیرہ حرام جانوروں کی گوشت بیچنا شروع ہوا ہے تو آئیں سب دیگر گوشت کھانے کے بجائے مرغی کے گوشت کھانا شروع کریں کیونکہ مجھے مرغی گوشت کی ڈیلر نے پیسہ دیا ہوگا کہ چلیں چھوٹے گوشت کی اسٹاک بڑھانے تک بڑے گوشت خیلاف تحریک چلاؤ۔ پھر لوگ بول پڑینگے کہ بندے نے قلم بلکا اور پیٹ پالتا تھا غیر شہری کو شہری بناتا اور شہری کو غیر شہری بناتا بہت کم پیسوں کی عوض میں قوم پہ ناجائز اشخاص مناتے اور انکے شہرت بڑھانے میں کردار ادا کررہا تھا۔ پھر لوگ اسی جنازے کے دوران بتاتے ہونگے کہ بندہ بہت اچھا انسان تھا پیسوں کا شوق زیادہ تھا دوسروں سے طمع لالچ رکھتے خود ایک روپیہ غریب کو نہیں دے سکتا بحث مزید بڑھتے ہی میرے زندگی کے مختلف پہلو پہ تبصرے ہونگے میں سنتا ہوگا مگر جواب نہیں دے سکتا ہونگا کیونکہ میں نے زندگی میں قوم کے نام پارٹی کے نام صحافت و لالچ کے نام سے جو کرتا میں زندہ تھا لوگ کچھ نہیں کہہ سکتے آج میں وفات پاکر لوگ میرے تاریخ پر اپنی مرضی کے مطابق تبصرے کرتے رہینگے جس طرح میں نے زندگی میں دوسروں کے مال دولت اور شہرت سے فائدہ اٹھاتا تھا آج مجھ سے لوگ انتقام لیتے ہونگے ہاں میرے تعزیت کی دعاؤں میں آمین آمین کو مشترکہ آوازوں سے کہینگے مگر دل میں مجھ سے بہت سے لوگ ناراض ہونگے وہ مجھے بخش نہیں دینگے کیونکہ میں نے زندگی میں انکو دکھ تکالیف دینے میں اپنا سکون ڈھونڈتا تھا آج وہ کیسے مجھے دلی معاف کرینگی۔ ارے کئی لوگ آپس میں راز بتانے کی طرح ایک دوسرے کو بتاتے ہونگے کہ بندے نے فلاں پارٹی کے فلاں جھوٹے اور کرپٹ زدہ حکمران کیلئے لوگوں سے ضمیریں بھی خریدتے اور اپنا پیسہ کمانے کا ذریعہ معاش سمجھتا۔ یہ تو بھی ظاہر ہوگی کہ دنیا میں امریکہ کے نام سے ایک ملک وقوم تھا جس میں (lawugly) کے نام سے ایک تضحیک شدہ قانون بنایا تھا کہ بدصورت بچوں کو جانوروں کی طرح ایک قفس میں بند کرتے اور پھر بازاروں میں فروخت کرتے بندہ اس ملک و ملت کا بھی تھوڑا خیرخواہ تھا کیونکہ اس ملک وملت سے تحفے اور معاش لیتا تھا۔ پھر تھوڑی افسوس کرنے کے بعد بحث گرم کرتے ہی بولتے ہونگے کہ بندہ مذہب پرست تھا اور مذہب کے نام سے مفادات لیتا تھا۔ پھر ایک نزدیک دوست میرے محب الوطنی کی گواہی دی ہوگی کہ بندہ وطن سے بہت محبت کرتا تھا اور انکی محبت کہ ملک کی اسٹیبلشمنٹ کو پیسوں کی عوض میں فروخت کرتے غیر اہل وطن کو وطن دار بناتے تھے چلو یہ تو بندوں کی حساب وکتاب تھا جو میرے روح سے کرتے ہونگے مگر اللہ کا حساب کتاب تو علیحدہ ہے کہ جس میں مثقال ذرہ سے دینا ہوگا۔ افسوس صد افسوس میں کس لئے پیدا تھا اور میں کیا کررہا تھا تب ہوش آئیگا جب زندگی بسر کرنے کا سوال پوچھا جائیگا۔ میں تو زندگی میں اپنے آپکو ایک شخصیت سمجھتا لیکن آج مجھ سے اپنا نام بھی چھین لیا گیا مجھے نام کے بجائے مردے کی نام سے پکارتے ہیں۔ جس طرح میں دوسروں کی جنازوں میں شریک ہوتا ہوں اسی طرح میرے جنازے کا واری بھی آئیگی اسی طرح تمام پڑھنے والوں کو ایک پیغام ہے کہ زندگی امانت ہے اسکی افتتاح میں آذان اور اختتام میں جنازہ ادا ہوجاتی ہے بہتر ہے کہ ہم ایک مثالی اسلامی انسانی اور مذہبی زندگی گزاریں تاکہ بہت سی ہستیاں اس فانی سے گئے ہیں آج صرف نام تک محدود ہے آخری نماز جنازے کے بعد بھول جاتے ہیں۔ تو ہر کوئی میرے جنازے کے متعلق خالق اور مخلوق کی نگاہوں میں نیک اور صالح بننے کی کوشش کریں۔

بلوچستان میں حالیہ قتل عام

کہا جاتا ہے کہ لکھاری بہت حساس طبیعت کا مالک ہوتا ہے وہ معاشرے میں ہونے والے اتار چڑھاؤ کو کچھ الگ انداز میں دیکھتا اور محسوس کرتا ہے ایک دفعہ کسی دانشور سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ ایک عام آدمی اور لکھنے والے میں کیا فرق ہوتا ہے؟ تو دانشور نے جواب دیا کہ ایک لکھنے والا دنیا کو ایسے دیکھتا ہے جس طرح عام آدمی کسی عورت کو یہی وجہ ہے کہ جب بھی معاشرے میں کوء اندوہناک واقعہ پیش آتا ہے تو سب سے پہلے قلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے افراد ہی اس کی مذمت کرنے کے لیے میدان میں اترتے ہیں اسی طرح کا ایک واقعہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب بلوچستان میں پیش آیا جس میں ہزارہ برادری سے تعلق رکھنے والے غریب مزدوروں کے خون سے ہولی کھیلی گ۔ اور ہم سب جانتے ہیں کہ یہ کوء پہلا واقعہ نہیں جس میں اس برادری کو ٹارگٹ کا نشانہ بنایا گیا ہو اب تو قبرستان کے قبرستان آباد ہو چکے ہیں جن میں پڑے مردوں کی روحیں آج بھی سوال اٹھاتی نظر آتی ہیں کہ ہمیں کس جرم کی پاداش میں موت کی نیند سلایا گیا اس قسم کے واقعات کے پیچھے چاہے کوء بھی ملوث ہو اسے آپ اندرونی ہاتھ کا نام دیں یا بیرونی ہاتھ کا اگر ایک ہی طرز کے واقعات پے در پے رونما ہوتے رہیں تو اس کا صاف مطلب یہ ہوتا ہے کہ حکومت وقت عوام کو تحفظ دینے میں پوری طرح ناکام ہو چکی ہے بلوچستان میں دہشت گردی وہ چبھتا ہوا کانٹا ہے جو اب ناسور کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے بدقسمتی سے اس قسم کے واقعات میں ملوث ملزمان کی پہلے تو شناخت ہی نہیں ہو پاتی اگر شناخت کر بھی لی جا؟ تو جرم ثابت کرنا انتہاء مشکل ہو جاتا ہے کیوں کہ اس قسم کے واقعات میں قاتل کا ذاتی عناد بالکل شامل نہیں ہوتا وہ تو صرف ایک کٹھ پتلی کا کردار ادا کر کے چلتا بنتا ہے اور ہم صرف لکیر پیٹتے رہ جاتے ہیں دو ہزار سات میں بھی جب مختلف دہشت گرد گروپ طالبان کے پرچم تلے جمع ہو رہے تھے تو ہم چپ چاپ بیٹھ کر ان کی یہ سرکس دیکھتے رہے سوات میں انھوں نے اپنا ایف ایم ریڈیو تک چلائے رکھا ہم پے جوں تک نا رینگی جب پانی ہمارے سر تک پہنچ گیا تب بھی ہم گڈ طالبان اور بیڈ طالبان کی تسبیح پڑھتے رہے اسی طرح بلوچستان میں بی ایل اے اور دیگر متحرک گروپوں نے ایک عرصے سے بلوچستان کو یرغمال بنا رکھا ہے لیکن آج بھی ہم انہیں ناراض بلوچ ہی قرار دیتے ہیں اور ان کی قومی دھارے میں شامل ہونے کی امید لگائے بیٹھے ہیں یہ بات اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ ان سب کے پیچھے بھارت کا بھیانک اور مکروہ چہرہ ہے جو کبھی بلوچوں کو آزادی کے لیے اکسا کر اور کبھی فرقہ وارانہ فسادات کروا کر اپنے گھناؤنے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد مغربی ممالک خاص طور پر امریکہ نے ایک خاص پالیسی مرتب کی وہ پالیسی یہ تھی کہ دہشت گردوں کے ہاتھ اپنے گریبان تک پہنچنے ہی نا دیے جائیں ان کا پوری دنیا میں پیچھا کر کے ان کا خاتمہ کر دیا جائے انھوں نے تمام مطلوبہ افراد کی ایک لسٹ تیار کی اور پھر سوڈان یمن پاکستان افغانستان عراق شام میں چن چن کر ان کو نشانہ بنایا گیا حتیٰ کہ القاعدہ جیسے گروپ کو اپنی ان، قیادت چننے کے لالے پڑ گیے جبکہ ہمارے غداران وطن بھارتی ایئر پورٹوں پے یہ تک کہتے رہے کے ہمیں کتا کہلوانا منظور ہے لیکن ہمیں پاکستانی نا پکارا جائے جس سے آپ ان کی پاکستان سے نفرت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں اور انہیں کوء پوچھنے والا بھی نہیں جب تک ان ملک دشمن عناصر کا ان کے گھر تک پیچھا نہیں کیا جائے گا ہماری اس وبال سے جان چھوٹنے والی نہیں اس سے برے حالات اور کیا ہو سکتے ہیں کہ بلوچستان اپنے ناقص امن و امان کی صورت حال کی وجہ سے دوسرے صوبوں سے یکسر کٹ کر رہ گیا ہے لوگ آج مری ناران کاغان تو جانا چاہتے ہیں لیکن کوء بھی زیارت کا رخ نہیں کرتا اس حقیقت سے کوء نظریں نہیں چرا سکتا کہ بلوچستان نا صرف ہزارہ برادری بلکہ ملک باسیوں کی ایک بڑی تعداد کے لیے نوگو ایریا بن کر رہ گیا ہے جہاں لوگ جاتے وقت کم از کم ایک بار سوچتے ضرور ہیں حکومت کو مذمتی بیانات کی بجائے اس کا کوء دیرپا اور مستقل حل سوچنا ہوگا قیمتی جانوں کے نقصان کی بھرپا، ہم کب تک معاوضہ دے دے کر کرتے رہیں گے اگر دہشت گردی کے ان واقعات کا جڑ سے تدارک نا کیا گیا تو ڈر ہے کے کہیں بلوچستان ایک گھوسٹ ٹاؤن نہ بن کر رہ جائے فقیہ حیدر نے کیا دلسوز انداز میں اس کی عکاسی کی ہے۔

میں کوئٹہ کی طرف جاتے ڈر رہا ہوں فقیہ
وہ اس لیے کہ "ہزارہ برادری" ہے مری

238th Corps Commanders' Conference was held at Gen. Headquarters today chaired by (COAS) General Bajwa.

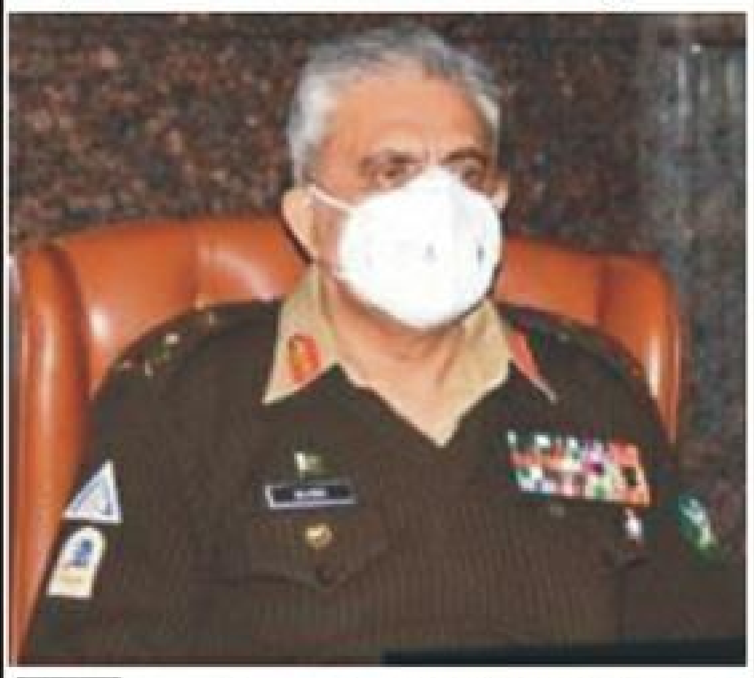

The participants undertook a comprehensive review of regional and domestic security environment with special focus on situation along the borders, internal security and other professional matters of the Army.

On Right of Self-Determination Day, forum expressed complete solidarity with resilient and brave Kashmiri brethren till the realization of their just cause in accordance with their aspirations and relevant UN Security Council resolutions. Decades of atrocities by Indian Occupation Forces have failed to suppress ever strengthening freedom struggle. Determined Kashmiris shall succeed, InshaAllah; the forum reiterated.

Forum expressed satisfaction over positive developments in Afghan Peace Process and efforts made for regional peace and stability. Dilating upon the current security environment, forum noted that defeat of complete threat spectrum is only possible through a comprehensive national effort, where all segments of the society play their rightful role.

Forum specially discussed the ongoing security situation along the Line of Control, Working Boundary and Eastern Border. Training and professional pursuits must remain our prime focus to enhance operational preparedness and thwart any possible misadventure; the forum noted. Highest standards of capability and maintaining cutting edge at all levels is vital to meet all challenges in tandem with other elements of national power, COAS emphasized.

Forum voiced extreme respect and appreciation for all those who are putting their lives at stake fighting against COVID-19. The participants paid special tribute to all shuhada and their families for supreme sacrifices rendered for peaceful and secure Pakistan especially the recent incidents in Balochistan. Their sacrifices won't go waste. Terrorists and their abettors will be defeated at all costs.

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

پولیس

ریلوے اسٹیشن	9201490
کینٹ پولیس اسٹیشن	9201087
بجلی روڈ پولیس اسٹیشن	9202042
سٹی پولیس اسٹیشن	9201250
گوالمنڈی پولیس اسٹیشن	1217
پشتون آباد پولیس اسٹیشن	2664040
قائد آباد پولیس اسٹیشن	9202218
انڈسٹریل پولیس اسٹیشن	92111050
پولیس لائن	9201435
کچلاک پولیس اسٹیشن	2890234
سریاب پولیس اسٹیشن	9211080
بروری پولیس اسٹیشن	2853610
نیو سریاب پولیس اسٹیشن	2892033
شالکوٹ پولیس اسٹیشن	2460190
ایمرجنسی سینٹر	15
ایمرجنسی سینٹر (A)	9202555
ایمرجنسی سینٹر (B)	9202777
سول لائن پولیس اسٹیشن	9202730
کرائم برانچ	9201418
صدر پولیس اسٹیشن	9201435
ٹریفک ایمرجنسی	9201991
سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس اسٹیشن	9211707
سی آئی اے	9202253
ایئرپورٹ پولیس اسٹیشن	2880387

بجلی

مرکزی شکایات سینٹر	18
کوئٹہ سٹی ڈویژن	9202027
ریونیو آفس سریاب	9211341
سب ڈویژن کرانی	2442834
کچلاک سب ڈویژن	2890075
گوالمنڈی سب ڈویژن	2869001
لیاقت بازار شکایت آفس	9201459
بروری سب ڈویژن	2828400
زرغون آفس	2823403
سپرنٹنڈنٹ انجینئر کوئٹہ	9202003

پی آئی اے

انکوائری	117
ایکسچینج	9201993/9202632
ریزرویشن	9201066
ایئرپورٹ انکوائری	114
ڈی جی	9203873
ایئرپورٹ ایکسچینج	2880213/6
فریٹ	2880028

ہسپتال

ایدھی سینٹر	2830861115
عمر فاؤنڈیشن	2837296
سول ہسپتال ایمبولینس	9202017
سول ہسپتال ایکسچینج	9202017
کرسچن ہسپتال	2842697
وفاقی میڈیکل سینٹر	9211636
آئی ہسپتال	9211087
ریلوے ہسپتال	9211078
لیڈی ڈفرن ہسپتال	2836532
فاطمہ جناح ٹی بی سینٹوریم	2853618
چلڈرن ہسپتال	2823705/11
بلوچ شہید ٹرسٹ	2824875/2828383
پاکستان جنرل ہسپتال	2842043/2842295
جیلانی ہسپتال	2447183
ایل آر ایچ	2850362
شعبہ حادثات سول ہسپتال / ایمرجنسی	137
بی ایم سی	2823618/2830553
فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سینٹر	2664461

فائر بریگیڈ

سٹی فائر بریگیڈ	2841118/920264
سرکلر روڈ	9201066/16
کنٹونمنٹ بورڈ	9201629

واسا شکایات

انکوائری	9211612
سب آفس ہالی باغ	9202299
کواری روڈ	9202846
ایم پی اسٹینڈ	9202708

ٹیلی فون

ایکسچینج لائن	1236
شکایات	1218
بک ہیلپ لائن	1200

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی سینٹر	9202626
ریڈیو پاکستان	9202393
کوئٹہ پریس کلب	2821731
بلوچستان ہاؤس	9202791

میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ کی بدحالی

سروے رپورٹ نور احمد راہی

دنیا پر وقار طریقے سے اکیسوی صدی میں داخل ہو چکی ہے اور مہذب دنیا چاند پر ایک نئی انسانی دنیا آباد کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں اور تیز رفتار ترقی نے انسانی معاشرے کو نئی جدت دی ہے لیکن بدقسمتی سے زمینی دنیا میں وطن عزیز پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ کے مضافاتی علاقہ سریاب میں ایک ایسا علاقہ ہے جو زندگی کی تمام تر سہولیات سے محروم ہیں جسے دنیا میر گاہی خان لہڑیاسٹریٹ کے نام سے جانتی ہے کوئٹہ کے مشہور و معروف گاہی خان چوک سے 100 فٹ کے فاصلے پر واقع میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ میں داخل ہوتے ہی ایسا گمان ہونے لگتا ہے جیسے آپ 14 ویں صدی میں داخل ہو گئے ہو میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ میں 200 سے زائد گھرانے ہیں جس میں ہزاروں انسان ارباب اختیار کے رحم و کرم پر ہیں میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ کی آبادی کوئٹہ کی قدیم ترین آبادیوں میں سے ایک ہے اور یہ گلی معروف سیاسی و سماجی شخصیت میر گاہی خان لہڑی کے نام سے منسوب ہے ملک میں عام انتخابات ہوں یا بلدیاتی نمائندوں کا چناوٗ میر گاہی خان لہڑی کی رہائش گاہ پر امیدواروں کا تابندہ رہتا ہے اور ووٹ کے لیے ہزار قسم کے وعدے اور دعوے بھی کرتے ہیں لیکن انہی میں سے کامیاب ہونے والے امیدوار پھر یہ بھول جاتے ہیں کہ میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ بھی میں انسان رہتے ہیں جنھیں زندہ رہنے کے لیے بنیادی ضروریات فراہم کرنا ضروری ہے اس علاقے کے عوام نے اپنے مسائل کے حل کے لیے ہر فورم پر ہمیشہ آواز بلند کی ہے وہم نے دادرسی کی نیت سے اور علاقے کے عوام کی آواز ارباب اختیار تک پہنچانے کے لیے علاقے کا خصوصی سروے کیا جس کے دوران علاقے کی عوام کا جم غفیر ہمارے اردگرد جمع ہر ایک اپنی فریا بلند سنانے لگا علاقے کے ایک سفید ریش بزرگ شہری حاجی محمد عثمان نے کہا کہ اس علاقے کی آبادی کو سو سال سے زائد کا عرصہ ہو چکا ہے مگر اس کے گلی لوگ آج تک پینے کی پانی کی بنیادی سہولت سے محروم ہے علاقے کی آبادی کی اکثریت غریبوں پر مشتمل ہے لیکن وہ پرائیوٹ پانی کے ٹینکر خریدنے پر مجبور ہے۔ اکثر گھرانے ایسے ہیں جن میں پرائیوٹ پانی کے ٹینکر خریدنے کی سکت بھی نہیں علاقے کے ایک رہائشی شاہ فیصل مینگل اور شازیب لہڑی نے سروے ٹیم کو بتایا کہ گلی کی صورتحال اپ کے سامنے ہیں میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ اور محلہ میر گاہی خان لہڑی گندگی کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے یوں لگتا ہے کہ جیسے پورے سریاب کا کچرہ میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ اور میر گاہی خان لہڑی محلہ میں لا کر ڈال دیا گیا ہے جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو چکے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے سرکاری سطح پر کبھی اس گلی کی صفائی ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

خصوصی سروے کے موقع پر ہم نے علاقے کے معتبرین معروف سیاسی سماجی و قبائلی شخصیت میر گاہی خان لہڑی اور انکے فرزند میر شیر خان لہڑی سے خصوصی ملاقات کی اور ان سے مسائل پر بات چیت کی اس موقع پر میر گاہی خان لہڑی نے کہا کہ یہ علاقہ مسائلستان بن چکا ہے یہاں کے غریب لوگوں کے سوتیلی ماں جیسا سلوک روا رکھا گیا ہے انہوں نے کہا کہ گیس سریاب کے عوام کے لئے ایک سہنا خواب بن چکا ہے جیسے ہی سردیوں کا موسم شروع ہوا سریاب کے علاقوں سے گیس مکمل طور پر غائب ہو گیا ہے لوگوں نے پرانے وقتوں کے اسٹوو جلانا شروع کر دیے ہیں اکیسوی صدی ایٹمی پاکستان خوشحال بلوچستان کے دعوے اور صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں لوگ لکڑیاں اور کوئلہ جلانے پر مجبور ہیں انہوں نے کہا کہ ہر سال دعواہ کیا جاتا ہے کہ گیس پریشر درست کیا جائے گا مگر عوام کو طفل تسلیوں پر رکھا گیا ہے عملی طور پر کچھ نہیں کیا جا رہا ہے کوئٹہ اس وقت شدید سردی کی لپیٹ میں ہیں اور گھروں میں گیس کے چولے ٹھنڈے پڑے ہوئے ہیں سریاب کے مختلف علاقوں میں گیس برائے نام بھی موجود نہیں سریاب کے عوام نے خاص طور پر خواتین نے بھی بڑی تعداد میں روڈوں پر نکل ائی اور بھرپور احتجاج کی مگر اج تک گیس پریشر تو کیا گیس کی بو بھی سونگنے کے لیے نہیں ملی انہوں نے کہ ہم نے بیسومرتبہ ارباب اختیار سے اپیل کی ہے کہ میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ کے لوگوں کو بھی جینے کا حق ہے ہمارے ساتھ وعدے قول اقرار کیے جاتے ہیں لیکن پھر فراموش کیے جاتے ہیں ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم عوام کی رہنمائی کریں اور انہیں سڑکوں پر لائیں اور اس وقت تک بیٹھے رہے جب تک گیس پریشر کا مسلہ حل نہ ہو۔

معروف سیاسی سماجی وقبائلی شخصیت میر شیر خان لہڑی نے سروے ٹیم سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ کوئٹہ کا پسماندہ علاقہ بن چکا ہے اس علاقے کی عوام تمام تر بنیادی سہولیات سے یکسر محروم ہیں آپ کے سامنے ہیں جسے دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے ہمیں گناہ کی سزا کے طور پر یہاں رکھا گیا ہے بارش کے دنوں میں یہ گلی جھیل کا منظر پیش کرتا ہے سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کا عالم یہ ہے کہ یہاں پیدل چلنا محال ہے میر شیر خان لہڑی نے کہا کہ ایٹمی ملک کے شہری ہونے کے باوجود ہمیں بجلی نہ ہونے کے برابر ہے ہمارے علاقے میں عوام کیلئے بجلی بھی ایک دردسر بن چکا ہے چوبیس گھنٹوں میں بمشکل پانچ سے چھ گھنٹے بجلی آتی ہے اور کبھی کبھار پورا دن پوری رات ہم بجلی سے محروم رہتے ہیں انہوں نے کہا کہ گلی میں کبھی غلطی سے بھی اسٹریٹ لائٹس کی تنصیب نہیں کی گئی رات کے گھپ اندھیرے میں یہ علاقہ شہر خاموشاں یعنی قبرستان کا منظر پیش کرتا ہے مختصر یہ کہ ہم مکمل طور پر لاوارث ہو چکے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں میر شیر خان لہڑی نے کہا کہ ظلم و زیادتی کی انتہاء یہ ہے کہ میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ اور گاہی خان محلہ میں نکاسی آب کا کوئی انتظام نہیں گھروں کا پانی گلیوں میں آجاتا ہے ہے جسے خارج کرنے کا کوئی انتظام نہیں اور پانی جمع ہو کر تالاب بن جاتا ہے اور دوبارہ گھروں میں داخل ہو جاتا ہے جس سے علاقے کے مکینوں کی زندگی اجیرن بن چکی ہے میر شیر خان لہڑی نے مزید کہا کہ یہ دونوں گلیاں تین سو سے پانچ سو گھرانوں پر مشتمل ہے مگر یہاں سرکاری ٹیوب ویل کا کوئی تصور ہی نہیں ہے یعنی یہاں کبھی ٹیوب ویل لگایا ہی نہیں گیا جس کی وجہ سے یہاں کے مکین پانی سے مکمل محروم ہیں انہوں نے کہا کہ ان کی کثیر آبادی والی دونوں گلیوں میں اگر کچرہ دان رکھے جائیں تو صفائی کی صورتحال کسی حد تک کنٹرول ہو سکتی ہے کچرہ دان نہ ہونے کی وجہ سے علاقے کے مکین مجبوراً اپنا کوڑا کرکٹ گلی میں پھینکتے ہیں جو جمع ہو کر اب کچرے کے بڑے ڈھیر میں تبدیل ہو چکے ہیں میر شیر خان لہڑی نے کہا کہ سب سے قابل افسوس امر یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی کے نمائندے اسی علاقے کے ووٹوں سے کامیاب ہوتے ہیں یعنی ہمارے ووٹ کسی بھی امیدوار کو کامیابی کی ضمانت ہوتے ہیں مگر اقتدار کے ارکنڈیشن کمروں تک پہنچنے کے بعد نمائندے ہمارے علاقے کو فراموش کر دیتے ہیں انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان اور دیگر ارباب اختیار سے اپیل کی ہیں کہ میر گاہی خان لہڑی اسٹریٹ اور میر گاہی خان محلہ کی بدحالی کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصی گرانٹ کا اعلان کریں۔

حاجی میر گاھی خان لھڑی

میر شیر خان لھڑی

وزیر اعلیٰ نواب جام کمال خان عالیانی لسبیلہ کے شان

تحریر: رشید بلوچ

1742 میں جام عالی خان کھتوریہ نے لسبیلہ ریاست کے حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالی اُس دور سے لے کر آج تک عالیانی خاندان ہی لسبیلہ کا والی وارث ہے۔ عالیانی خاندان کے علاوہ لس کی سیاست نامکمل، نہ صرف نامکمل بالکل ناممکن ہے۔ لسبیلہ کے سیاست کے خدوخال و عوامی خدمات کے دریچوں کی صفحات کو اگر نظر گردانی کی جائے تو لس کیلیے کیے گئے اقدامات کرنے والوں میں جام پٹر (جام سفر خان)، جام حاجی محمد سنگھر، جام غلام محمد خان عالیانی، جام میر غلام قادر خان عالیانی، جام محمد یوسف عالیانی و جام میر کمال خان عالیانی سر فہرست ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں عالیانی خاندان کا نام سنہرے الفاظوں میں پکارا و لکھا جاتا ہے۔ یہ وہی جام خاندان ہے جنہوں نے پاکستان کے قیام کے بعد قائد اعظم محمد علی جناح گورنر جنرل آف پاکستان کے زیر سرپرستی ریاست لسبیلہ کو پاکستان میں الحاق کر کے ایک بہترین اقدام ادا کیا۔ اُس دن سے لے کر آج تک ضلع لسبیلہ اپنی مثال آپ ہے۔ ریاستی ادوار سے لے کر آج تک لس پر بہترین حکمرانی جام خاندان ہی کے نام سجتا ہے۔ عالیانی جاموں نے لسبیلہ کے ترقی میں دن رات جدوجہد کیا۔ عوامی فلاح و بہبود سے لے کر دکھ درد میں شامل ہونے تک کاربند رہے۔ یہی وجہ ہے کہ لسبیلہ بھر کے عوام کے دلوں میں جام خاندان کا نام دھڑکتا ہے۔ قیام پاکستان سے آج تک اگر لسبیلہ میں جو نعرہ گونجتا ہے وہ ہے ’’جیسے جام سرے عام‘‘ عالیانی قبیلے سے تعلق رکھنے والے جام میر کمال خان عالیانی جن کو نواب آف لسبیلہ کا درجہ حاصل ہے۔ انہوں نے عوامی فلاح و بہبود کیلیے کوئی کسر نہیں چھوڑی، ایک بات میں آپ قارین کو بتاتا چلوں کہ جام صاحب کا لسبیلہ میں کیے گ ے اقدامات کو ایک صفحہ پر مینشن کرنا ناممکن ہے مگر میں پھر بھی اپنے طرف سے مکمل کوشش کروں گا کہ کوئی اہم چیز نہ رہ جا ے۔ تعلیمی حوالے سے دیکھا جائے تو نواب آف لسبیلہ نے ’’ہر بچہ سکول میں‘‘ منشور کے تحت مختلف ن ے پرامری سکولز، مختلف پرامری سکولز کو اپ گریڈیشن، مختلف مڈل سکولز کو ہائی اپ گریڈیشن کا درجہ دے کر تعلیم دوستی کا واضح ثبوت دے دیا کیونکہ جو بچے جو دور دراز علاقہ جات سے تعلق رکھتے ہیں وہ پرامری کلی ر کر کے تعلیم کو خیر باد کہہ دیتے تھے اپ گریڈیشنز سے اب وہ اپنے ہی گاں میں مزید تعلیم حاصل کر کے اپنے والدین و قوم کا نام روشن کریں گے خصوصاً جام کمال خان عالیانی نے تاریخی و سنہری اقدام اٹھا کر پولیٹیکنیکل و ریزیڈینشل کالجز کو فنکشنل کرا کر اہل لس کے دل جیت کر تاریخ کے اوراق کے زینت بنے۔ پولی ٹیکنیکل کالج کی بدولت نوجوان طبقے کو روزگار کے فراہمی میں دشواری پیش نہ آئے گا۔ کیونکہ عرصہ دراز سے یہ فنکشنل نہ ہونے کی بنا۶ پر طلبا۶ کو دیگر شہروں تکلیفیں برداشت کرنا پڑ رہا تھا اس وزیر اعلیٰ نواب آف لسبیلہ نے بہترین اقدام اٹھا کر ان دو نامکمل اہم تعلیمی اداروں کو فنکشنل کر کے علاقے کے نوجوانوں کی دیرینہ مایوسی کو نہ ختم ہونے والے خوشی میں تبدیل کر کے ڈھیر سارے نیک دعائیں اپنے نام سمیٹیں، اب ہمارے نوجوان طبقے کو دوسرے شہروں میں زلنے سے چھٹکارا مل گیا اور اپنے شہر او تحل میں تعلیمی حصول میں سرگرداں ہیں اس کے ساتھ ساتھ زرعی انقلاب لانے میں اپنا بہترین کردار ادا کرتے ہوئے زگ تار کا دیرینہ مسئلہ حل کر دیا۔ کیونکہ زگ تار بیلہ اور نہ صرف زگ تار بلکہ ہزاروں بلڈوزر گھنٹوں کی فراہمی کر کے تمام زمینداران کا دیرینہ مسئلہ حل کر دیا اور ان کے ساتھ زرعی شعبہ پر خصوصی توجہ دے کر لسبیلہ میں سانڈ ڈیم، کارکچہ ڈیم، وندر ڈیم، وسرا ڈیم، کنراج ڈیم سمیت مختلف ڈیلے ایکشن ڈیمز جیسے اسکیمات منظور کیے جو کہ قابل تحسین اقدام ہے اور مختلف جگہوں، گوٹھوں میں جو پانی کا مسئلہ تھا وہاں خصوصی توجہ سے ہزاروں سولر بورز کے زریعے پانی کا مسئلہ حل کر دیا جو کہ اب کافی تعداد میں لوگ پینے کے پانی جیسے اہم نعمت سے جام کمال کی بدولت مستفید ہو رہے ہیں اور سماجی بہبود محکمہ کے زریعے لسبیلہ کے کئی معزور لوگوں میں موٹر سائیکل کی فراہمی میں نیک تمنائیں اپنے نام کر لیں اور ہندووں کے مذہبی ہنگلاج نانی مندر پر مختلف طور طریقوں سے پروجیکٹس عنایت کر کے ہندووں برادری کے دیرینہ مسئلے حل کر دیں۔ اور سڑک کا اگر ذکر نہ کیا جائے تو میرے خیال میں میرا کالم نامکمل تصور ہوگا کیونکہ حب بائے پاس اور بیلہ بائے پاس جیسے اہم پروجیکٹ سے بیلہ کو ایک تاریخی رونق بخشا اور بیلہ کے ساتھ اپنے آبا اجداد سے جاری دلی رشتے کو تازہ کیا اور بیلہ کے عوام کو یہ پیغام دیا کہ بیلہ، جام خاندان کا آبائی علاقہ ہے اس کے تعمیر و ترقی اُن کا اہم مشن ہے جو کہ ہر وقت اس کی تعمیر و ترقی میں پیش پیش ہے بیلہ بائے پاس جیسے پروجیکٹ شہر میں زرعی انقلاب کے حوالے سے تاریخی کردار ادا کرے گا اور اس کے علاوہ بیلہ ٹو لاکھڑا، کھرکھیڑا روڈ، کنراج سڑک، ڈام روڈ سمیت مختلف لنک روڈز کی فراہمی سرفہرست ہیں اور مختلف محکمہ جات میں اسامیوں کی تشہیر سے ہزاروں بے روزگار نوجوانوں کیلیے روزگار کی فراہمی پیدا کر کے صوبے کو ایک نہ رکنے والے سفر کی جانب گامزن کر کے ترقی یافتہ وزیر اعلیٰ ہونے کا واضح ثبوت دیا جو کہ قابل تعریف اقدام ہے۔

کے زمینداران کا دیرینہ مسئلہ تھا۔ الحمد للہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اجتماعی سوچ کو پروان چڑھا کر خصوصی نظر کرم فرما کر بیلہ کے زمیندار طبقے کا یہ دیرینہ مطالبہ جلد از جلد پورا کر کے باقاعدہ کام اسٹارٹ کر دیا جس کی وجہ سے ماشاء اللہ تمام زمینداران کے چہرے پر خوشیوں کی جھرمٹ کھل اٹھی اور اب ان شاء اللہ ان کے تمام غیر آباد زمینیں لہلہاتی فصلوں میں بدل کر علاقائی خوشحالی کا باعث بنیں گے

شیریں فرہاد مزار سیاحوں کی توجہ کا مرکز

ایم اسلم گدور ڈان بیلہ لسبیلہ

گزشتہ روز کسی کام کے سلسلے میں ضلع آواران کے تحصیل جھاہ جانا پڑا تو واپسی میں شیریں فرہاد مزار پر رکنے کا پروگرام ہوا۔ کراچی کوئٹہ آر سی ڈی ہائی وے سے جھاہ کراس کے مقام سے جو راستہ آواران کی طرف نکلتا ہے اسی راستے پر 25 کلومیٹر فاصلہ طے کرنے کے بعد لسبیلہ و آواران سڑک کنارے خوبصورت پہاڑیوں کے دامن میں یہ شیریں فرہاد کا مزار واقع ہے۔ شیریں ایک خوبصورت عورت تھیں۔ اور فرہاد ایک غریب و سنگ تراش تھے۔ فرہاد، شیریں کی گرفت عشق میں مبتلا تھیں۔ حالانکہ ان کا عشق اس قدر بڑھ گیا کہ فرہاد شیریں کیلیے ہر طرح کے چیلنجز سے نمٹنے کیلیے پُرجوش ہو کر اسے اپنے نام کرنے کیلیے تیار تھیں۔ لیکن جب یہ بات شیریں کے لوگوں تک پہنچی تو انہوں نے اس سنگ تراش کے بات کو نہ ہاں کر سکیں اور نہ ہی نہیں، بلکہ انہوں نے اس کو ایک ایسی ناممکن کام سونپی کہ اگر تو یہ کام کرو گے پھر آپ کی شادی شیریں سے کروائی جائے گی۔ کام یہ تھا کہ ایک سخت پہاڑ کو توڑ کر راستہ بنانا تھا جو اس وقت نہ ہی ایسی مشینری اور نہ ہی ایسی کوئی اپ ڈیٹ ٹیکنالوجی بلکہ پھاوڑا کے زریعے یہ کام کرنا تھا تو انہوں نے سوچا تھا کہ جب تک یہ اس پہاڑ کو توڑ کر راستہ بنائے جب تک یہ اس سخت کام میں خود ایک نہ ایک دن اپنی زندگی کھو بیٹھے گا۔ مگر حقیقت اس کے برعکس تھا کہ فرہاد نے حامی بھر کر اس ٹارگٹ یعنی پہاڑی کو توڑنے کی ذمہ داری قبول کر کے دن رات اُس پر کام کرتا رہا کیونکہ اگر ارادے مستقل اور یقین پختہ ہو تو ناممکن بھی ممکن میں تبدیل ہونے میں دیر نہیں لگتی۔ جب فرہاد نے اُس ٹارگٹ یعنی پہاڑی کو توڑنے کا کام اسٹارٹ کیا تو جب وہ کام اپنے اختتام کی جانب بڑھ کر مکمل ہونے کے مراحل میں پہنچنے والا تھا تو شیریں کے والدین کو پریشانی لاحق ہوئی کہ اس سنگ تراش فرہاد نے تو اپنے ٹارگٹ کو مکمل کر دیا تو اب ایک سنگ تراش کو اپنی شہزادی کا رشتہ کیسے دی جائے تو اُس نے دوستوں و داناؤں سے صلاح و مشورہ کرنے کے بعد ایک بوڑھی عورت کو اس اہم مشن کیلیے فرہاد کے پاس روانہ کیا کہ آپ جائیے اُسے جھوٹی خبر سنائے کہ شیریں اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں تو بڑھیا نے وہاں پہنچ کر روتے ہوئے فرہاد کو خبر سنائی کہ آپ جس شیریں کیلیے محنت سے پہاڑی کو توڑ کر راستہ بنا رہے ہو وہ تو اب اس دنیا کے نہیں رہے تو فرہاد پر غم کی غشی طاری ہو گئی اور اُسی کام والے اوزار (پھاوڑا) کو اپنے سر پر مار کر خود کو ختم کر لیا۔ اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اور جب شیریں نے جب یہ کہانی سنی تو وہ بھی دلبرداشتہ ہو کر وفا کا ثبوت دے کر اُسی جگہ پر اپنی جان بھی فرہاد کے نام کر دی۔ پھر اُسی مقام پر دونوں کو اکٹھے دفنایا جو آج بھی اجتماعی طور پر دونوں ایک ہی قبر کی شکل میں موجود ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب بوڑھی عورت نے سنا کہ میری ایک جھوٹ کی وجہ سے ان دونوں نے اپنی جانیں ضائع کر دیں تو وہ بھی اپنے کیے ہوئے عمل پر پچھتا کر دلبرداشتہ ہو کر اس دنیا سے کوچ کر گئیں اور پرانے زمانے کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس جھوٹی عورت کی قبر بھی شیریں فرہاد کے مزار کے قریب موجود ہے مگر رائٹر نے بذات خود اس بوڑھی خاتون کی قبر نہیں دیکھی ہے۔ اور آج تک اس شیریں فرہاد مزار کو دیکھنے دور دور سے سیاح وغیرہ آتے ہیں۔ ان کی عشقیہ داستان کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں جبکہ اُس جھوٹی عورت پر لعنتیں بھیجتے ہیں۔ پہلے تو اس مزار پر کچھ بھی سہولیات وغیرہ نہیں تھے مگر اب ڈپٹی کمشنر آواران حسین بلوچ نے سیاحوں وغیرہ کی مشکلات کو مدنظر رکھ کر بیٹھنے کیلیے سائے، کچھ کرسیاں، پانی کے بندوبست وغیرہ کیے ہیں جو کہ ایک قابل تعریف اقدام ہے جس کا کریڈٹ ڈی سی آواران حسین جان بلوچ کے سر جاتا ہے۔